



کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 19: غزل

مصنف: پروین فناسید (1936ء تا 2010ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. پروین فناسید کا اصل نام کیا تھا؟

(الف) پروین شاکر

(ب) پروین سید

(ج) پروین رضوی

(د) پروین افتخار

2. پروین فناسید کی جائے ولادت کہاں ہے؟

(الف) کراچی

(ب) لاہور

(ج) دہلی

(د) راولپنڈی

3. شاعری کے آغاز پر انہوں نے کون سا تخلص اختیار کیا؟

(الف) پروین

(ب) فن

(ج) فناسید (مجموعی نام)

(د) سید

4. پروین فناسید کے والد کا نام کیا تھا؟

(الف) سید احمد

(ب) سید ناصر حسین رضوی

(ج) محمد حسین

(د) علی رضوی

5. ان کے والد کس شعبے سے تعلق رکھتے تھے؟

(الف) تعلیم

(ب) فوج

(ج) محکمہ جیل خانہ جات

(د) تجارت

6. ان کی والدہ کا نام کیا تھا؟

(الف) فاطمہ

(ب) سیدہ افتخار النساء

(ج) زینب

(د) عائشہ

7. قیام پاکستان کے وقت پروین فناسید کہاں مقیم تھیں؟

(الف) پاکستان میں

(ب) بھارت میں انبالہ/امبالہ کے قریب علاقے میں

(ج) ایران میں

(د) افغانستان میں

8. ہجرت کے دوران کس چیز نے ان کے ذہن کو متاثر کیا؟

(الف) تعلیم

(ب) سیاست

(ج) ہندو مسلم فسادات/مفادات

(د) تجارت

9. پروین فناسید نے میٹرک کہاں سے کیا؟

(الف) لاہور

(ب) گوجرانوالہ

(ج) کراچی

(د) اسلام آباد

10. انہوں نے پری میڈیکل میں کہاں داخلہ لیا؟

(الف) پنجاب یونیورسٹی

(ب) لاہور کالج برائے خواتین لاہور

(ج) گورنمنٹ کالج لاہور

(د) کراچی یونیورسٹی

11. ان کی خواہش کیا تھی؟

(الف) انجینئر بننا

(ب) ٹیچر بننا

(ج) ڈاکٹر بننا ✓

(د) وکیل بننا

12. ان کی تعلیم متاثر کیوں ہوئی؟

(الف) مالی مسائل

(ب) بیماری/شدید علالت ✓

(ج) سفر

(د) شادی

13. ڈاکٹروں نے انہیں کیا مشورہ دیا؟

(الف) سفر کرنے کا

(ب) دماغی کاموں سے دور رہنے کا ✓

(ج) پڑھائی جاری رکھنے کا

(د) ملازمت کرنے کا

14. انہوں نے انٹرمیڈیٹ کیسے پاس کیا؟

(الف) فیل ہو کر

(ب) پرائیویٹ طور پر اچھے نمبروں سے

(ج) بغیر امتحان

(د) دوبارہ داخلہ لے کر

15. پروین فناسید کی شادی کس سے ہوئی؟

(الف) سید احمد سے

(ب) علی رضا سے

(ج) محمد حسین سے

(د) ناصر علی سے

16. ان کے شوہر کس شعبے سے وابستہ تھے؟

(الف) تعلیم

(ب) پاک فوج میں آفیسر

(ج) طب

(د) تجارت

17. شادی کے بعد انہوں نے کون سی تعلیم مکمل کی؟

(الف) ایم اے

(ب) بی اے/گریجویشن لاہور کالج سے

(ج) ایم فل

(د) پی ایچ ڈی

18. پروین فناسید کو کن فنون سے دلچسپی تھی؟

(الف) کھیل

(ب) مصوری اور موسیقی

(ج) سائنس

(د) سیاست

19. ان کا کلام پہلی بار کب نشر ہوا؟

(الف) 1947ء

(ب) 1958ء

(ج) 1965ء

(د) 1970ء

20. پروین فناسید کن شاعرات سے متاثر تھیں؟

(الف) پروین شاکر

(ب) ادا جعفری اور بعد میں فیض احمد فیض

(ج) کشور نابید

(د) فہمیدہ ریاض

اشعار کی تشریح

◆ شعر 1:

- کاش طوفان میں سفینے کو اُتارا ہوتا
- ڈوب جاتا بھی تو موجوں نے ابھارا ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

کاش: اگر ایسا ہوتا / حسرت کا اظہار

طوفان: شدید آندھی / سمندری طغیانی

سفینہ: کشتی

اُتارا: چھوڑا / ڈال دیا

ڈوب جانا: پانی میں غرق ہونا

موجیں: لہریں

ابھارا: اوپر اٹھایا / سہارا دیا

تشریح:

اس شعر میں شاعر ایک افسوس بھری کیفیت اور خیالی سوچ کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کاش اس نے اپنی کشتی کو طوفان میں ڈال دیا ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مشکل حالات سے بچنے کے بجائے ان کا سامنا کرتا۔ شاعر کے نزدیک اگر وہ ایسا کرتا تو خواہ اس کی کشتی ڈوب بھی جاتی، پھر بھی سمندر کی موجیں اسے سہارا دے کر دوبارہ اوپر لے آتیں۔

یہاں طوفان زندگی کی مشکلات اور آزمائشوں کی علامت ہے جبکہ کشتی انسان کی زندگی یا اس کی ہمت کو ظاہر کرتی ہے۔ شاعر اس خیال کو واضح کرتا ہے کہ انسان جب مشکلات کا سامنا کرتا ہے تو وہ بظاہر خطرناک لگتی ہیں، لیکن انہی حالات میں انسان کی صلاحیتیں بھی نکھرتی ہیں اور بعض اوقات حالات خود بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ہمت، حوصلے اور جرات کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اگر انسان خطرات سے بچنے کی کوشش کرے اور موقعوں کو ضائع کرے تو وہ ترقی نہیں کر پاتا۔ اس لیے زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے آزمائشوں کا سامنا کرنا ضروری ہے۔

♦ شعر 2:

- ہم تو ساحل کا تصور بھی مٹا سکتے ہیں
- لبِ ساحل سے جو ہلکا سا اشارہ ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

ساحل: دریا یا سمندر کا کنارہ

تصور: خیال، سوچ

مٹانا: ختم کرنا

لبِ ساحل: ساحل کا کنارہ

ہلکا سا اشارہ: معمولی سا اشارہ/علامت

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے عزم، خوداعتمادی اور قوتِ ارادی کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم اتنے باہمت ہیں کہ اگر ہمیں ساحل سے کوئی معمولی سا اشارہ بھی مل جائے تو ہم اس کی بنیاد پر ساحل کے تصور کو بھی بدل سکتے ہیں یا مٹا سکتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اگر ٹھان لے تو وہ بڑی سے بڑی حقیقت یا رکاوٹ کو بھی بدل سکتا ہے۔

شاعر یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان میں صلاحیت اور قوت موجود ہے، لیکن اسے پہچاننے اور استعمال کرنے کے لیے ایک چھوٹے سے اشارے یا رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب انسان کو صحیح سمت مل جائے تو وہ اپنے عزم اور حوصلے سے ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔

♦ شعر 3:

- تم ہی واقف نہ تھے آدابِ جفا سے ورنہ
- ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کے سہارا ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

واقف: جاننے والا / آگاہ

آدابِ جفا: ظلم و ستم کے طریقے

جفا: ظلم، بے وفائی

ورنہ: اگر ایسا نہ ہوتا

ظلم: زیادتی، ناانصافی

سہارا: برداشت کرنا / جھیلنا

ہنس ہنس کے: خوشی کے ساتھ / صبر سے

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے صبر، برداشت اور حوصلے کو بیان کرتا ہے اور ساتھ ہی مخاطب کی بے خبری یا نااہلی پر طنز بھی کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ تم ظلم و ستم کرنے کے طریقوں سے واقف نہ تھے، ورنہ ہم نے ہر ظلم کو بڑی خندہ پیشانی اور صبر کے ساتھ برداشت کیا ہوتا۔

یہاں شاعر یہ واضح کرتا ہے کہ اس نے زندگی میں آنے والی تکلیفوں اور زیادتیوں کو شکایت یا گھبراہٹ کے بغیر خوش دلی سے سہارا ہے۔ اس کا انداز اس بات کی علامت ہے کہ وہ مضبوط ارادے اور برداشت کا مالک ہے اور حالات کے سامنے جھکنے کے بجائے انہیں صبر اور حوصلے سے قبول کرتا ہے۔

◆ شعر 4:

- غم تو خیر اپنا مقدر ہے، سو اس کا کیا ذکر
- زہر بھی ہم کو بہ صد شوق گوارا ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

غم: دکھ، پریشانی

خیر: بہر حال / ویسے بھی

مقدر: نصیب، قسمت

ذکر: ذکر کرنا، بات کرنا

زہر: نقصان دہ چیز / تلخ حقیقت

بہ صد شوق: بڑے شوق سے

گوارا: برداشت کرنا / قبول کرنا

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے حوصلے، صبر اور حالات کو قبول کرنے کے جذبے کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ غم تو اس کی قسمت میں شامل ہے، اس لیے اس کا ذکر کرنا بھی بے معنی ہے۔ شاعر اس بات کو مزید بڑھاتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر اسے زہر بھی دینا پڑے تو وہ اسے بھی بڑے شوق اور خوشی سے قبول کرے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ شاعر مشکلات اور تکلیفوں سے گھبراتا نہیں بلکہ انہیں خندہ پیشانی سے قبول کرتا ہے۔ وہ زندگی کے ہر تلخ تجربے کو برداشت کرنے کا عادی ہے اور اس میں بھی ایک طرح کی رضا اور تسلیم کا پہلو موجود ہے۔

◆ شعر 5:

- باغباں تیری عنایت کا بہرم کیوں کھلتا
- ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

باغباں: باغ کا رکھوالا / مالی

عنایت: مہربانی، احسان

بہرم: راز، پردہ، وقار

کہلنا: ظاہر ہونا / راز فاش ہونا

گلشن: باغ

ہمارا: ہمارا اپنا / ہماری ملکیت

تشریح:

اس شعر میں شاعر شکوہ اور محرومی کے انداز میں اپنی بات بیان کرتا ہے۔ وہ باغبان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اگر اس نے ہمارے گلشن میں ایک بھی پھول ہمارے لیے رکھا ہوتا تو تمہاری مہربانی اور احسان کا راز یا بہرم ظاہر نہ ہوتا۔

شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اسے زندگی میں کسی قسم کا حق یا حصہ نہیں ملا، اس لیے اسے دوسروں کی عنایت اور مہربانی پر انحصار کرنا پڑا۔ اگر اسے بھی کوئی اپنا حصہ یا اختیار مل جاتا تو وہ کسی کے احسان کے محتاج نہ رہتا۔ اس طرح یہ شعر محرومی، شکوہ اور خودداری کے جذبات کو خوبصورت انداز میں پیش کرتا

◆ شعر 6:

- تم پر اسرارِ فنا، رازِ بقا کھل جاتے
- تم نے ایک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

مشکل الفاظ کے معنی:

اسرار: راز

فنا: ختم ہونا، مٹ جانا

رازِ بقا: ہمیشہ رہنے کا راز

یزداں: اللہ تعالیٰ

پکارا: یاد کیا / دعا کی / رجوع کیا

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کو روحانی بیداری اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر انسان ایک بار سچے دل سے اللہ کو یاد کرتا اور اس سے رجوع کرتا تو اسے زندگی اور موت کے کئی پوشیدہ راز سمجھ آ جاتے۔ اس کے لیے فنا اور بقا کی حقیقت واضح ہو جاتی اور وہ یہ جان لیتا کہ اصل حقیقت اللہ کی ذات اور اس کی قدرت ہے۔

شاعر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان جب دنیاوی مشاغل میں گم رہتا ہے تو وہ اپنی اصل حقیقت کو بھول جاتا ہے، لیکن اگر وہ اللہ کو یاد کرے تو اسے زندگی کے مقصد اور حقیقت کا شعور حاصل ہو سکتا ہے۔

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.